گلزارِ سنّت

حصہ دوم

اعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شائع کردہ

مرکز احیاءِ سنّت مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلزار سنت

حصہ دوم

اعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف :- محدث اعظم حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب رح

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

حصّہ دوم

اعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

عارف باللہ عالم ربّانی حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہ

محدث دار العلوم دیوبند

خلیفہ ومجاز سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کتبہ معین الدین پورنوی برنوی

ترتیب مضامین حصہ دوم

1. پہلے درجہ کے معمولات (ذکر / وضو کے بعد کے فضائل 63
2. تسبیحت فاطمہ کے فضائل 64
3. تیسرا معمول / آیتہ الکرسی کے فضائل 66
4. چوتھا معمول / نماز فجر و مغرب کے بعد کی دعاء کے فضائل 67
5. پانچواں معمول / سورۃ اخلاص و معوذتین کے فضائل 68
6. چھٹا معمول 68
7. درود شریف کے فضائل 69
8. ساتھواں معمول / نماز فجر کے بعد استغفار کے فضائل 70
9. آٹھواں معمول / آیتہ کریمہ کے فضائل 71
10. نواں معمول / نماز ظہر کے بعد دعاء کے فضائل 71
11. دسواں معمول / اسم اعظم کے فضائل 72
12. گیارواں معمول / سوتے وقت کے معمولات کے فضائل 74
13. بارھواں معمول / الحمد اللہ کے فضائل 79
14. دوسرے درجہ کے معمولات / پہلا معمول 80
15. تیسرے درجہ کے معمولات / پہلا معمول / نماز صبح کے
بعد استغفار کے فضائل 119

ترتیب مضامین

.16	استغفار	140
.17	صلواۃ التسبیح اور دیگر نمازیں	148
.18	فضیلت اور ثواب اور طریقہ پڑھنے عہد نامہ مکرم و معظم	157
.19	دعاء عہد نامہ	159
.20	اسمآء اللہ الحسنی	163
.21	منظوم نو دنہ نام باری تعالی عزاسمہ	166
.22	نو دنہ نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم	168

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو اور مخلص مہربان لوگوں کو اور جن کی خیر خواہی منظور ہوتی ہے سمجھایا کرتا ہوں کہ شریعت اور سنت پر عمل کرنا بہترین عبادت ہے اور قرب خداوندی حاصل کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

بعض دیندار لوگ جن سے میری جان پہچان ہے یا مخلص مہربان ہیں اور نیک گمان رکھتے ہیں کچھ دعائیں اور ذکر اللہ پوچھا کرتے ہیں، بعض صاحبوں کو ان کی طاقت اور شوق کے مطابق کاغذ پر لکھ دیا کرتا ہوں کسی کو زبانی سمجھاتا اور بتلاتا ہوں

اب آسانی اور خیر خواہی کے واسطے پہلے ایسی دعائیں اور معمولات لکھتا ہوں جن کو سب دوستوں اور مخلصوں کو ضرور پابندی سے پڑھنا چاہیئے یہ بہت ہی مختصر اور آسان معمولات ہیں، ثواب ان کا بے شمار ہے اور فوائد دین و دنیا کے بہت ہیں۔

پہلے درجہ کے معمولات

پہلا ذکر وضو ختم کرنے کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

وضو کے بعد دُعاء کے فضائل

جو شخص وضوء کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اس کلمہ شہادت کو کہے اس کے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور بعض روایات میں اس کلمہ کو تین مرتبہ کہنے کا ذکر ہے۔ (ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی) ابوداؤد کی روایت میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کا ذکر ہے، اور ترمذی کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کا بھی اضافہ ہے۔

دوسرا معمول پانچوں وقت کی نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ تینتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھا کریں۔

یہ اختیار ہے کہ فرضوں کے بعد جلد ہی پڑھ لیں یا سنّت اور نوافل سے فراغت پاکر پڑھیں ہر طرح ثواب اور فضیلت حاصل ہوجائے گی۔

تسبیحاتِ فاطمی کے فضائل

ان کلمات کی فضیلت اور ان کے متعلق احادیث و آیات قرآنیہ کو اگر کسی قدر تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جائے تو وہ خود ایک مستقل کتاب بن جائے ترغیب کے لئے چند فوائد و فضائل جو احادیث سے ثابت ہیں مختصراً تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) ہمیشہ معمول بنانے کے قابل ہے۔

(۲) کم از کم دس گنا ثواب ملتا ہے۔

(۳) گناہ معاف ہوجاتے ہیں (چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں)

(۴) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کلمات محبوب اور افضل ہیں۔

(۵) فرشتوں کو بھی ان کلمات کی تعلیم دی گئی۔

(۶) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس کی تعلیم دی۔

(۷) ان کے پڑھنے سے جنت میں درخت لگ جاتے ہیں۔

(۸) میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے۔

(۹) یہ کلمات عرشِ الٰہی میں معلق ہیں اور وہاں حفاظتِ الٰہی میں رہتے ہیں
(۱۰) بڑے بڑے وظیفوں سے ان کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔
(۱۱) زمین و آسمان کے درمیان کا خلا ثواب سے بھر جائے۔
(۱۲) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام عالم سے زیادہ محبوب ہیں۔
(۱۳) آتش جہنم سے سپر بن جاتے ہیں۔
(۱۴) ان کے پڑھنے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔
(۱۵) یہ باقیات الصالحات سے ہیں۔
(۱۶) یہ کلمات خزائن بہشت سے ہیں۔
(۱۷) یہ بجائے قرآن کے ہیں
(۱۸) خیر و برکت سے ہاتھ بھر جاتے ہیں۔
(۱۹) ان کے پڑھنے والوں کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔
(۲۰) ان کو پڑھنے والے شخص کا عمل پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔
(۲۱) ان کے پڑھنے پر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
(۲۲) اور گھوڑے اور اونٹنیاں خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
(۲۳) یہ جناب باری تعالیٰ میں پڑھنے والے کی سفارش کرتے رہتے ہیں۔
(۲۴) ان کو پڑھنے والا شخص خسارہ میں نہیں ہوتا۔

(۲۵) اس کو ثواب کا پورا پیمانہ ملتا ہے۔
(۲۶) ان کو پڑھنے پر پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے
(۲۷) خلائق کی عبادت اور مایۂ رزق ہونا وغیرہ ذلک (اورادِ رحمانی حضرت تھانویؒ)

تیسرا معمول پانچوں وقت کی نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کریں، جن کو یاد نہ ہو آہستہ آہستہ یاد کرلیں، جب تک یاد نہ ہو صرف اس قدر پڑھا کریں، اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

آیۃ الکرسی کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت کے اندر داخل ہونے میں موت کے سوا کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

(رواہ النسائی، والطبرانی، عن ابی امامۃ الباہلیؓ)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے دوسری فرض نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الحسنؓ بن علیؓ)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے خٰلِدُوْنَ تک جو

شخص ان آیتوں کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرے تو شیطان کے وسوسہ اور سرکش شیطانوں کے مکر وایذا سے محفوظ رہے. اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو۔

(اعمال قرآنی از حکیم الامت تھانوی ؒ)

چوتھا معمول صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد یہ دُعا سات مرتبہ پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

نماز فجر و مغرب کے بعد کی دُعاء کے فضائل

ابوداؤد نے روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کوئی اور بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا کہو تو تمہارے واسطے جہنم کی آگ سے نجات لکھدی جائے گی اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد بھی کہو تو اگر اس دن تمہیں موت آگئی تو تمہارے واسطے جہنم سے نجات لکھدی جائے گی۔ (ابوداؤد عن مسلم بن الحارث التیمی رضی اللہ عنہ)

اور نسائی نے بھی اس کو حارث بن مسلم التیمی سے نقل کیا ہے لیکن

فہرست مضامین

حارث بن مسلم تابعی ہیں اور مسلم بن حارث صحابی ہیں اس لئے ابوداؤد کی روایت صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی اس کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔

پانچواں معمول پوری نماز اور سنت اور نفل سے فراغت پاکر تین سورتیں، قُلْ هُوَ اللّٰهُ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مع بِسْمِ اللّٰه کے ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ کسی کو زیادہ شوق اور فرصت ہو تو تین مرتبہ پڑھا کرے۔

سورۂ اخلاص و معوذتین کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور سورۂ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لے تو یہ ہر چیز سے کافی ہونگی (یعنی ہر ایذا دینے والی چیز سے یہ شخص محفوظ ہو جائیگا)

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وابن سنی عن عقبہ بن عامر)

چھٹا معمول درود شریف اکیس ۲۱ مرتبہ روزانہ دن میں یا رات کو جس وقت فرصت ہو پڑھا کرے یہ مطلب نہیں کہ زیادہ نہ پڑھے کم از کم اس قدر تو پڑھ لیا کرے۔

فہرست مضامین

درود شریف کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں، اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں، اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (رواہ النسائی والطبرانی والبزار، ورواہ احمد، ابن حبان، والحاکم عن انس و ابی بردہ و عمر بن سعد و ابی طلحہ الانصاری، وروی بعضہ مسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (رواہ المنذری عن البراء بن عازب)

اس طرح اکیس ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دو سو دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دو سو دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دو سو دس درجات بلند ہوتے ہیں، اور دو سو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو سو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجھ پر صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ

فہرست مضامین

درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (رواہ الطبرانی والبخاری)

ساتواں معمول صبح کی نماز کے بعد دوسری دعائیں ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

نماز فجر کے بعد استغفار کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد استغفر اللہ والتوب الیہ پڑھے گا، اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگنے کا گنہگار ہو۔

(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط والمنذری فی الترغیب)

ایک اور حدیث میں ہے کہ صبح اور عصر کے بعد پانچ مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ (میں اسی اللہ سے جو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں توبہ کرتا ہوں) پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے برابر ہوں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی سعیدؓ)

فہرست مضامین

آٹھواں معمول آیۃ کریمہ حضرت یونس علیہ السلام کی مقبول دُعا، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

رات کو جس وقت بھی فرصت ہو سو مرتبہ پڑھا کرے

آیۃ کریمہ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم بتادوں جس کے ذریعہ جب بھی بندہ دعا، کرتا ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور جب سوال کرتا ہے، تو عطا کردیا جاتا ہے، یہ وہی دعا ہے، جو یونس علیہ السّلام نے سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں کی تھی۔

(رواہ النسائی والترمذی والحاکم عن سعد بن وقاصؓ)

نواں معمول ظہر کی نماز کے بعد ہر روز چالیس مرتبہ پڑھا کرے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔

نماز ظہر کے بعد دُعا کے فضائل

مصیبت اور پریشانی اور خوف سے نجات کے لئے جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ ہر ڈرنے والے کے لئے امان اور حفاظت کا سامان ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ابی شیبہ عن ابن عباس والسیوطی من مسند الفردوس للدیلمی عن شداد بن اوس رض)

علامہ یافعی نے ایک قول الدر النظیم " میں اس کے اسم اعظم ہونے کا بھی نقل کیا ہے یہ وہی کلمات ہیں جن کو ابراھیم ع نے آتش نمرود میں ڈالے جاتے وقت پڑھے اور محفوظ رہے اور جب ابو نعیم اشجعی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر صغریٰ جانے سے ڈرایا تو آپ نے پڑھا اور وہاں جاکر کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائے۔

(رواہ البخاری والنسائی عن ابن عباس)

دسواں معمول یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سو مرتبہ دن کو جس وقت فرصت ملجائے پڑھ لے بیٹھ کر فرصت نہ ملے تو چلتے پھرتے ہوئے پڑھ لے۔

اسم اعظم کے فضائل

ایک صحابی نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کیجائے تو قبول ہوتی ہے اور سوال کیا جائے تو پورا ہوتا ہے۔

(رواہ ابو داؤد، والترمذی والنسائی عن انسؓ)

غزوہ بدر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سجدہ بار بار کہا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (رواہ النسائی والحاکم عن علیؓ) دعا قبول ہوئی اور پانچ ہزار فرشتوں سے آپ کی مدد کی گئی، علامہ جزریؒ نے حضرت قاسم کا قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے قرآن و حدیث میں اسم اعظم کو تلاش کیا تو پایا کہ وہ حَیُّ وقَیُّوْمُ ہے۔

قرآن پاک میں ہے کہ تخت بلقیس کو پلک جھپکنے کی مقدار میں اٹھا لانے کے لئے جس جن نے سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا اس کے پاس علم من الکتاب یعنی اسم اعظم تھا۔ (سورہ سبا)

فہرست مضامین

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس اسم اعظم کے ذریعہ آصف بن برخیا نے دعا کی وہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ہے۔ (الدر النظیم صہ ۴۹)

حضرت ابن عباس رض کی روایت ہے کہ اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قَیُّوم ہے ایضاً صہ ۵۳

گیارھواں معمول

سب کام سے فراغت پاکر جب سونے کے لئے بستر پر پہنچ جائے وضو ہو یا نہ ہو پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰه، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه، تینتیس بار، اَللّٰهُ اَکْبَرُ چونتیس بار، بعد اس کے قُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مع بسم اللہ ایک ایک مرتبہ چاروں سورتیں پڑھے۔

سوتے وقت کے معمولات کے فضائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہ رض کا جو حضور ص کی صاحبزادی اور سب گھر والوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ سناؤں انھوں نے عرض کیا ضرور سنائیں، فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی

فہرست مضامین

تھیں جس سے سینے پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے، خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ تم اگر اپنے والد صاحب کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے سہولت رہے گی وہ گئیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے روز خود ہی تشریف لائے، اور فرمایا کل تم کس کام کو آئی تھیں، وہ چپ ہو گئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضورؐ چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے تھے، اس لئے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادم اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹو تو

سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ خادم سے بہتر ہے، انھوں نے عرض کیا میں اللہ (کی تقدیر) اور اس کے رسول (کی تجویز) سے راضی ہوں۔

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد واللفظ لہ والترمذی والنسائی، وابن حبان فی صحیحہ والحاکم)

حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے کہ دو خصلتیں ہیں جن پر مسلمان بندہ پابندی کرے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا، یہ لفظ کے اعتبار سے آسان ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ دس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دس بار، اَللّٰہُ اَکْبَر دس بار کہے یہ (پانچوں نمازوں میں مجموعی طور پر) زبان پر ڈیڑھ سو ہیں مگر میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں، دوسری یہ کہ بستر پر لیٹتے وقت ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے تو یہ زبان پر صرف سو ہیں مگر میزان عمل میں ایک ہزار ہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے دیکھا صحابہ نے عرض کیا، زبان پر آسان اور عمل کرنے والے تھوڑے کیونکر ہیں؟ آپ نے ارشاد

فرمایا. تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر ان تسبیحات کو کہنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے، یا نماز میں کسی کے پاس آکر کوئی ضرورت ان کو پڑھنے سے قبل ہی یاد دلا دیتا ہے، اور اس طرح کم لوگ اسے پڑھ پاتے ہیں۔

(رواہ ابوداؤد واللفظ لہ والترمذی)

اور نسائی وابن حبان کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تم میں سے کون رات اور دن میں ڈھائی ہزار گناہ کر سکتا ہے؟ (یعنی کر نہیں سکتا اور اگر ہو جائے تب بھی ان کلمات کا ثواب ان کو مٹا دے گا)؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوافلؓ سے فرمایا کہ قُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْن پڑھو پھر اس کے اختتام پر سو جاؤ (اور کوئی بات نہ کرو) تو یہ شرک سے برأت ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد واللفظ لہٗ والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھو تو موت کے سوا ہر (نقصان دہ) چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

(رواہ البزار عن انسؓ)

حضرت انسؓ سے دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو دائیں پہلو پر لیٹے پھر قل ہو اللہ احد ایک سو مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے میرے بندے دائیں جانب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(رواہ الترمذی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کر لیا کرتے اور سر مبارک اور چہرۂ انور سے شروع کر کے جہاں تک ہاتھ پھیر سکتے جسم اطہر پر پھیر لیتے تھے، ایسا ہی تین مرتبہ کرتے تھے۔ (رواہ البخاری والاربعہ کلہم عن عائشہؓ)

آپ نے فرمایا معوذتین کو سوتے وقت اور بیدار ہوتے وقت پڑھا کرو (رواہ ابن ابی شیبہ عن عقبہ بن عامر) فرمایا ان جیسی سورتیں نہ پڑھی گئیں (رواہ النسائی وابن حبان عن جابر) اور نہ دیکھی گئیں (رواہ مسلم والنسائی والترمذی عن عقبہ بن عامر) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے زیادہ محبوب و مقبول اللہ کے نزدیک

کوئی اور سورۃ نہیں پڑھی گئی۔ (رواہ الحاکم)

بارھواں معمول سو کر جاگنے کے بعد اور کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد منزل و مکان پر پہنچ جانے کے بعد اور ریل میں جگہ مل جانے کے بعد اور چھینک آنے کے بعد اور ہر راحت اور نعمت کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرے، یہ بہت آسان اور نہایت کم مقدار کے معمولات ہیں، ان میں کچھ فرصت کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ توفیق عطا فرماویں۔

الحمد للہ کے فضائل

کسی بھی نعمت پر جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو اس نعمت کا شکر ادا ہو جاتا ہے، اور جب دوبارہ کہتا ہے تو اللہ اس پر ثواب کی تجدید کرتے ہیں، اور تیسری مرتبہ کہتا ہے، تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

(رواہ الحاکم والمنذری عن جابرؓ)

فہرست مضامین

دوسرے درجہ کے معمولات

جو پہلے ذکر کئے ہوئے معمولات سے ذرا مشکل ہیں پھر بھی بہت آسان ہیں جن حضرات کو دعائیں یاد کرنا اور پڑھنا کسی قدر آسان ہے اور وقت بھی ملتا ہے اور دل میں شوق بھی ہے ان کو مناسب ہے کہ پہلے ذکر کئے ہوئے معمولات کے ساتھ ان کو ادا کر کے ذخیرۂ آخرت حاصل کریں۔

پہلا معمول صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے اس دعا کو چار مرتبہ پڑھا کریں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ، پوری نماز سے فراغت پانے کے بعد اطمینان کے ساتھ اس کو بھی پڑھ لینا چاہیئے۔ صبح کو آفتاب طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لینا چاہئے اور مغرب کے بعد شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لینا چاہئے۔

اطلاع یادداشت اور مختصر کتاب صرف معمولات بتلانے اور یاد رکھنے کے واسطے لکھی گئی ہے اس میں ثواب اور فضیلت ہر ایک ذکر اور معمول کی بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے یہ دعا جو مذکور

ہوئی اس کی فضیلت اور ثواب بے شمار ہے، چار مرتبہ پڑھ لینے سے دو تین گھنٹے عبادت میں مشغول رہنے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

نماز فجر و مغرب کے بعد مخصوص کلماتِ دعا کے فضائل

ام المومنین حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور یہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) حضورؐ چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھیں، حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم اسی وقت سے اسی حال میں، بیٹھی ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم سے (جدا ہونے کے بعد) چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ غالب ہو جائیں گے وہ کلمے یہ ہیں۔ سُبحَانَ اللّٰہِ الخ

(رواہ مسلم والبوداؤد والنسائی وابن ماجہ والترمذی)

حضرت صفیہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ان کے

سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں اس تسبیح سے زیادہ بڑھیا (اور آسان) چیز نہ بتا دوں، انھوں نے عرض کیا، بتا دیجئے، آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، پڑھ لیا کرو۔ (رواہ الترمذی والحاکم)

دوسرا معمول

صبح کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھنے کا ذکر پہلے گذر گیا ہے اس کو سات مرتبہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ مبارک الفاظ پڑھا کریں جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا معمول اور وظیفہ ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

کلمۂ توحید کے فضائل

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کی فضیلت پہلے درجہ کے چوتھے معمول میں گذر چکی ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ کی اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی تمام انبیاء علیہم السلام کا معمول

اور وظیفہ ہے، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و نماز صبح کے بعد دس مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ذرؓ)

حدیث شریف میں ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں، جنت میں دس درجے بلند کئے جائیں اور تمام دن شیطان اور اس کے مکروہات سے محفوظ رہے اور اس دن شرک کے سوائے کوئی گناہ اس کو ہلاک نہ کر سکے گا اور وہ سب لوگوں سے افضل رہے گا ہاں اگر کوئی اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو اور بات ہے۔ (رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ذر وروی عن عمارہؓ بن شبیب و ابی ایوبؓ و ابی امامہؓ و معاذ بن جبلؓ ذکر احادیثہم المنذری فی الترغیب والترہیب)

تیسرا معمول

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سب تین تین مرتبہ، فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ، تین مرتبہ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ

فہرست مضامین

شَیْئٍ عِلْمًا۔ تین مرتبہ، کوئی مختصر درود شریف تین مرتبہ۔

صبح کی نماز کے بعد ان سب دعاؤں اور سورتوں اور آیتوں کو تین تین مرتبہ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مار کر اپنے تمام جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرے صبح کی نماز کے بعد بھی اور مغرب کی نماز کے بعد بھی۔

یقین کرو کہ یہ مجموعۂ عمل واسطے جسم و جان اور صحت ابدان اور حفظ و امان از شر حاسدان و دشمنان عجیب اور مؤثر اور بے مثل ہے اس سے پہلے خاص دوستوں اور مخلصوں کے سوا اور کسی کو تعلیم نہیں کرتا تھا۔ اب بسبب قریب سمجھنے اپنی موت کے واسطے خیر خواہئ مسلمین کے اور فائدہ عام کے تحریر کر دیا ہے، بچوں کی حفاظت کے لئے پڑھ کر دم کرنے کے واسطے اور بیمار کے اوپر پھونک ڈالنے کے واسطے بھی کار آمد اور مفید ہے۔

عجیب معمول برائے حفاظت جان کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ، تا آخر سورت حشر پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ

ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس پر دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اس دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مریگا۔

(رواہ الترمذی عن معقل بن یسار)

دوسری حدیث میں ہے جو شخص دن میں (۳) مرتبہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔

(رواہ ابویعلی)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضؓ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش کی سخت اندھیری رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں بالآخر ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو میں نے کچھ نہ کہا، آپ نے اسی طرح تین مرتبہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں، آپ نے ارشاد فرمایا صبح و شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ، اور مُعَوَّذَتَيْن، تین مرتبہ پڑھا کرو یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کافی ہے۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن السنی عن عبداللہ بن خبیبؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن شریف پڑھ لے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک رات میں عادتاً تہائی قرآن شریف پڑھ لے آپ نے ارشاد فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم عن ابی سعیدؓ)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ کل گذشتہ سانپ نے ڈس لیا، آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو شام کے وقت اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو تجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

(رواہ مالک و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و الترمذی)

ترمذی کی روایت ہے جو شخص شام کے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اس کو اس رات میں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی تکلیف نہ ہوگی، اور زہر کا اثر نہ ہوگا، چنانچہ اس سلسلے میں حضرت سہیل نے بیان کیا کہ میرے گھر والے اس کو پڑھتے تھے ایک دن بچھو نے ایک لڑکی کو ڈس لیا تو

اس کی برکت سے کوئی درد نہیں ہوا۔

(رواہ الترمذی وابن حبان والمنذری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے واجب ہو گئی. صحابہ نے پوچھا کیا واجب ہو گئی، آپ نے ارشاد فرمایا، جنت۔

(رواہ مالک والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ)

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کے نصف بسم اللہ پڑھنے پر کشتی کو توفان سے نجات مل گئی تو جو شخص آغاز میں پوری بسم اللہ پڑھے وہ کیوں نجات سے محروم رہے گا۔

امام رازی نے فرمایا کہ جب بسم اللہ آدمی کو شرم گاہ اور شیطان کے درمیان حجاب ہے (مشکوٰۃ) تو قیامت کے دن آدمی اور عذاب کے درمیان بھی یقیناً حجاب بنے گی۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے بنیامین کی حفاظت کے لئے بھائیوں کی سپردگی میں دیتے وقت کہا تھا حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ

فہرست مضامین

جب حضرت یعقوب نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے عزت وجلال کی قسم میں ضرور دونوں بھائیوں کو تمہارے پاس لوٹا دوں گا۔ (ذکرہ النسفی فی مدارک التنزیل)

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، سورۂ طلاق کی آیت ہے، حدیث میں اس کے ساتھ اور الفاظ بھی مروی ہیں فضیلت یہ ہے کہ جو ان کلمات کو صبح کو پڑھے گا، وہ شام تک اور شام کو پڑھے گا تو صبح تک محفوظ رہے گا۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن السنی)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بسم اللہ چار کلمے ہیں، اور گناہ بھی چار قسم کے ہیں، دن، رات، اور ظاہر و پوشیدگی کے گناہ تو جو شخص خلوص دل سے بسم اللہ کہتا ہے اس کے چاروں قسم کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

چوتھا معمول جمعہ کی رات میں درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھا کریں۔

شب جمعہ میں درود شریف کے فضائل

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن ایسے مشعل نور کے ساتھ آئے گا کہ اگر وہ نور تمام خلائق کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو گا

(ذکرہ الیافعی فی نزہۃ المجالس والشیخ زکریا فی فضائل درود من غیر ذکر اللیل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اکثر درود پڑھا کرو کیونکہ تمام دنوں میں تمہارے درود فرشتے مجھے پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی خصوصیت یہ ہے کہ ان وقتوں میں اپنے درود کو خود اپنے کانوں سے ان لوگوں سے سنتا ہوں جو مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔ (ذکرہ الفقیہ ابو اللیث السمرقندی فی تنبیہ الغافلین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔

(ذکرہ السخاوی فی القول البدیع والشیخ محمد زکریا فی فضائل درود)

اکثر احادیث میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے پر سرکار کی خدمت میں فرشتوں کے ذریعہ پیش ہونا مذکور ہے، جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ، اوس بن اوسؓ، ابو درداءؓ، ابو مسعودؓ، حضرت عمرؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایت علامہ سخاوی نے نقل کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر، والمنذری عن انسؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کریگا میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃؓ)

ایک جگہ حضرت انس رضؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں، اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہونچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحفہ) بھیجے جاتے ہیں۔

(رواہ السخاوی فی القول البدیع ونقلہ الشیخ محمد زکریا فی فضائل درود)

پانچواں معمول جمعہ کے دن صبح سے شام تک جس وقت ممکن ہو سورۂ کہف ایک مرتبہ پڑھا کریں، یہ اختیار ہے صبح کو یا شام کو جس وقت چاہیں مکان میں یا مسجد میں جس جگہ سہولت ہو موقع مل جائے پڑھ لیا کریں، دل چاہے حفظ پڑھیں یا قرآن شریف میں دیکھ کر پڑھیں۔

سورۂ کہف کے فضائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا اس کے لئے قیامت کے دن ایک ایسی روشنی ہوگی جو اس کے قدم کے نیچے سے آسمان تک بلند ہوگی اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(رواہ ابوبکر بن مردویہ فی تفسیرہ باسناد لاباس بہ ذکرہ المنذری فی الترغیب)

دوسری حدیث میں اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک یا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک روشنی حاصل ہونا مذکور ہے۔ (رواہ الحاکم والنسائی عن ابی سعیدؓ)

امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں اس روایت میں مزید فضیلت ذکر کی ہے کہ اس پر ستّر ہزار فرشتے دعاءِ رحمت کرتے ہیں، اور درد اور پیٹ کے پھوڑے اور ذات الجنب اور برص اور جذام اور دجال کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔

کئی حدیثوں میں سورہ کہف کی شروع یا آخیر کی دس آیات پڑھنے پر فتنہ دجال سے محفوظ ہونے کا ذکر ہے۔ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی الدرداءؓ والنواس بن سمعانؓ، والطبرانی والحاکم عن ابی سعید الخدری)

چھٹا معمول جمعہ کی نماز اور سنتوں سے فراغت کے بعد یہ تین سورتیں، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، سات سات مرتبہ پڑھا کریں۔

نماز جمعہ کے بعد سورۂ اخلاص و معوذتین کے فضائل

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی حالت میں بیٹھے ہوئے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات دفعہ پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے گا اور مومنین کی تعداد کی مقدار سے ثواب عنایت کرے گا، اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دین و دنیا کی حفاظت اور اہل و اولاد کی نگہداشت کرے گا۔

(ذکرہ الصفوری فی نزہۃ المجالس)

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر سے منقول ہے کہ جمعہ کے روز امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو شخص سورۂ فاتحہ اور مذکورہ بالا تینوں

سورتیں سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے دین اور دنیا اور اہل وعیال اور اولاد کو آئندہ جمعہ تک محفوظ رکھیں۔ (ذکرہ الیافعی فی الدر النظیم صـ۱۸ وحکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فی اعمال قرآنی)

ساتواں معمول اگر آپ کو کسی سے بیعت حاصل ہے تو اس نے جو شجرہ اور بیعت نامہ دیا ہے اس کو جمعہ کی شب میں یا جمعہ کی صبح کو ایک مرتبہ پڑھا کرو، فیوض اور نسبت کی تجدید اور تقویت ہو کر ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی (جمعہ کی کوئی خصوصیت نہیں دل چاہے کسی اور دن پڑھ لے)

شجرۂ مشائخ اور صالحین کے توسل کے فضائل

شجرۂ مشائخ کرام کو پڑھنا دراصل دعا میں اولیاء اللہ اور صلحاء کو خدا کی جناب میں وسیلہ بنانا ہے۔

علامہ جزری نے "حصن حصین" میں بخاری اور حاکم کی احادیث سے انبیاء اور صالح بندوں کے توسل کو آداب دعا میں ذکر کیا ہے۔ وَاَنْ یَتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ بِاَنْبِیَائِہٖ وَالصَّالِحِیْنَ

مِنْ عِبَادِہٖ۔ (حصن حصین ص۲۳)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے "نشر الطیب" کے اخیر میں چند احادیث صحیحہ سے استدلال کرتے ہوئے توسل کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا، وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ، اے اللہ ہم آپ کے جناب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں آپ ہمیں بارش عطا کیجئے اور ہم آپ کی جناب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (حضرت عباس کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں، آپ ہمیں بارش سے سیراب کیجئے تو بارش ہو جایا کرتی تھی

حضرت عثمانؓ بن حنیف کی طویل حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل کی برکت سے دعا قبول ہونے کا واقعہ مذکور ہے اس کا ابتدائی حصہ بایں الفاظ ہے، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم والسیوطی فی الجامع الصغیر)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی جناب میں نبیٔ رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔

خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ر میں بھی اس قسم کے الفاظ آتے ہیں اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ رَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رواہ النسائی عن عائشہ)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ طویلہ دربارہ توسل مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ تحریر فرمایا ہے، جو "امداد السلوک" کے اخیر میں نیز دیگر رسائل میں شائع ہو چکا ہے اسی طرح حضرت گنگوہی قدس سرہٗ العزیز متوسلین کو ہمیشہ توسل اولیاء طریقت کا ارشاد فرماتے رہنے اور شجرۂ طیبہ خاندان چشتیہ قدوسیہ امدادیہ ان کو عطا فرماتے تھے، دیکھئے "امداد السلوک ص۳۴"

آٹھواں معمول

کبھی کبھی جمعہ کے دن یا جس روز فرصت اور طاقت ہو قبرستان کی زیارت کو خالص ثواب کی نیت

سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کے واسطے حاضر ہوا کرو ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو پندرہ روز میں جایا کرو. اس قدر بھی دشوار ہو تو ایک مہینہ جب فرصت ہو حاضر ہوا کرو، موت اور آخرت کا تصور اور عبرت حاصل کرو۔

قبرستان میں داخل ہونے کے وقت یہ دعاء پڑھا کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ پھر وہاں بیٹھ کر کسی جگہ یا کھڑے ہو کر الحمد شریف پڑھو، اور سورۃ الھٰکُمُ التکاثر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پڑھو اگر دل کی رغبت زیادہ ہو تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف گیارہ مرتبہ پڑھے، کسی کو زیادہ فرصت ہو تو سورۃ یٰسین بھی پڑھے اور جو کچھ قلیل و کثیر پڑھا ہے اس کا ثواب دل سے یا زبان سے اس طرح پہنچائے کہ یا ارحم الراحمین میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب اپنے فضل و کرم اور رحمت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جمیع انبیاء و اولیاء اور شہداء و صالحین اور مومنین کو پہنچانا اور اس قبرستان والوں کو اور میرے عزیزان و قریبان اور احسان کرنے والوں کو پہنچانا۔

اطلاع ہمیشہ ہر چیز کا ثواب پہونچانے کے لئے دل کا ارادہ اور

فہرست مضامین

نیت بھی کافی ہے، اگر زبان سے کہہ کر جس طرح ابھی لکھا گیا ہے سب حضرات کو ثواب پہنچائے تب بھی حق تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید ہے کہ سب کو پورا کامل ثواب عطا فرمائیں گے اگر اپنے عزیز قریب ایک آدمی کو یا دو چار کو ثواب پہنچائے تب بھی صحیح اور درست ہے کچھ ناجائز اور شرعاً گناہ نہیں ہے، اور کچھ نقصان نہیں۔

زیارت قبور کی دُعا اور اسکے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ اس سے دنیا کی بے رغبتی پیدا ہوتی ہے، اور آخرت کی یاد آتی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

شامی میں ہے کہ ہر ہفتہ قبرستان جانا چاہیئے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن خاص طور پر اول وقت میں قبرستان جانا زیادہ افضل ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ مردوں کو جتنا زیادہ احساس وادراک جمعہ کو دیا جاتا ہے اتنا اور کسی دن نہیں دیا جاتا ہے۔

(کذا فی اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن محمد بن النعمان)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان سے گذرے تو آپ نے ان کی طرف اپنا چہرۂ مبارک کر کے فرمایا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اے قبرستان والو تم پر سلامتی ہو، خدا ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے جانے والوں میں ہو اور ہم پیچھے آرہے ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے۔ نَسْئَالُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

مسلم ہی کی دوسری روایت میں یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ، بھی ہے یرحم اللہ لنا ولکم اسی معنی میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور یوں فرماتے تھے، سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ

بماصبرتم فنعم عقبی الدار۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ)

آپ نے فرمایا اپنے مُردوں پر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

(رواہ ابوداؤد واحمد وابن ماجہ وابن حبان والحاکم کذافی الجامع الصغیر للسیوطی)

حضرت انس کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مردوں کی طرف سے صدقہ کریں، حج کریں، ان کے لئے دعا کریں تو کیا یہ سب (ان اعمال کا ثواب) ان تک پہنچ جائیں گے، آپ نے فرمایا، ہاں ضرور ان تک پہونچ جائیں گے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی ہدیہ کی طشت آئے تو تم خوش ہوتے ہو۔

(رواہ ابوجعفر العکبری، کذافی حاشیۃ کنز الدقائق لمولانا احسن نانوتوی)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے عذاب کا حتمی فیصلہ کرلیتا ہے مگر جب اس قوم کا کوئی بچہ کتاب اللہ میں سے الحمدللہ پڑھتا ہے تو ان لوگوں سے چالیس سال تک اللہ تعالیٰ عذاب کو ہٹا دیتا ہے۔ (رواہ الحاکم عن ابی سعیدؓ۔ الدر النظیم)

ان خاص خاص سورتوں کی فضیلتیں بھی خاص ہیں اس لئے علماء نے ان کے ذریعہ ایصال ثواب کو بہتر سمجھا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کی سب سے بڑی عظیم سورت سورۂ فاتحہ ہے جو صرف مجھے عطا کی گئی ہے۔

(رواہ البخاری، عن ابی سعید بن المعلی)

آپ نے ارشاد فرمایا، سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

(رواہ الدارمی والبیہقی، عن عبدالملک بن عمیر)

آپ نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، توراۃ انجیل زبور اور خود باقی قرآن بھی سورۂ فاتحہ جیسی سورۃ نازل نہیں کی گئی۔

(رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رض)

آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن کی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا بھلا کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں کوئی بھی شخص سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمر)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰه

احد، تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(رواہ الترمذی عن ابن عباسؓ وانسؓ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس مرتبہ پوری قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اللہ اس کے لئے جنّت میں محل بنوا دیتے ہیں۔ (رواہ احمد والدارمی عن بن المسیب)

اسی سورت کے پڑھنے پر ایک صحابی کے لئے آپ نے فرمایا اسے خبر دیدو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والنسائی)

ایک صحابیؓ سے جو نماز میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے فرمایا کہ اس سورت کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔

(رواہ الترمذی عن انسؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ بن عامر سے فرمایا کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں، پھر آپ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس، سکھایا، اور فرمایا، ان دونوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ چاہا کرو کیونکہ ان دونوں کے مثل اور کسی کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی گئی، اے عقبہ

تم نے کوئی سورہ نہیں پڑھی جو اللہ کے نزدیک، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے زیادہ محبوب اور مقبول ہو۔

(رواہ الحاکم عن عقبہ)

ایصال ثواب کا طریقہ

سعد بن عبادہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہو گیا تو ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، پانی۔ چنانچہ حضرت سعد نے کنواں کھدوا دیا اور فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے یعنی اس کا ان کے واسطے ہے۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی کذا فی مشکوٰۃ)

روایت میں ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر سورۂ یٰس پڑھے تو اس دن اللہ تعالیٰ مردوں کے عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے اور قبرستان کے مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کرتا ہے۔ (کذا فی الشامی نقلا عن البحر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ)

فہرست مضامین

گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشدے تو مردوں کی تعداد کے بقدر اس کو ملے گا۔ (کذا فی الدر المختار)

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی پہلی آیات آیۃ الکرسی، اور آمن الرسول، سورۂ ملک، سورۂ تکاثر سورۂ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ پڑھے پھر کہے یا اللہ ہم نے جو پڑھا اس کا ثواب فلاں (متعین شخص) کو یا ان سب لوگوں کو پہونچا۔ (شامی ص۶۰۵ ج۱)

تاتارخانہ میں "محیط" سے نقل کیا گیا ہے کہ نفلی صدقہ کرنے والے کے لئے افضل یہ ہے کہ ایصال ثواب میں جمیع مؤمنین و مومنات کی نیت کرے اس لئے کہ اس کا ثواب ان کو بھی پہونچے گا اور اس شخص کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (کذا فی الشامی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایصال کرے تاکہ آپ کے احسانات کا کچھ شکریہ ادا ہو سکے حضرت عبداللہ بن عمرؓ جناب رسول اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے تمام عمر عمرہ کرتے رہے۔
ابن الموفق جو حضرت جنید بغدادی کے سلسلے کے ایک بزرگ ہیں انھوں نے حضرت جنید کی طرف سے سترج کیے، اور حضرت ابن السراج رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بارہ ہزار سے زیادہ قرآن پاک ختم کیے اور اسی تعداد میں قربانی کی۔ (کذا فی ردمحتار لابن عابدین الشامی)

نواں معمول شعبان المعظم کی پندرہ ویں شب میں اور رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں طاقت اور فرصت کے مطابق تمام رات یا ایک دو گھنٹہ ضرور عبادت کریں، قرآن شریف پڑھیں، نفل نماز پڑھیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ یا زیادہ پڑھیں، درود شریف جس قدر دل چاہے پڑھیں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ چالیس مرتبہ، سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ چالیس مرتبہ پڑھیں اور جس طرح چاہیں ذکر اللہ کریں، اپنے خاتمہ بخیر کی اور دینی دنیوی ضرورتوں کی دعا کریں والدین اور مرحوم دوستوں اور عزیزوں کی اور اپنے احسان کرنے والوں کی مغفرت کی دعا کریں۔
تمام رات جاگنا کچھ ضروری نہیں جس قدر طاقت ہو عبادت کریں

ثواب اور فضیلت سے بالکل محروم نہ رہ جائے۔

شب قدر و شب برأت کے فضائل

رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب قدر اور شعبان کی پندرہویں شب برأت عبادت کے لئے موسم بہار کا درجہ رکھتی ہیں۔

قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گذار دے اس نے تراسی برس چار مہینے سے بھی زیادہ زمانہ کو عبادت میں گذار دیا، اگر کسی خوش نصیب کو دس راتیں بھی نصیب ہو جائیں اور ان کو عبادت میں گذار دے تو گویا آٹھ سو تینتیس برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گذار دیا۔

اس رات کی تعین میں علماء کے پچاس کے قریب اقوال ہیں سب کا احاطہ دشوار ہے، البتہ حدیث شریف کے بموجب رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں ۲۵، ۲۷، ۲۹ کو زیادہ متوقع ہے اور ان میں سے بھی ۲۷ ویں شب کو زیادہ راجح کہا

گیا ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ۲۷ رمضان کو ہوتی ہے، بہت سے صحابہ اور تابعین کی رائے ہے کہ وہ ۲۷ ویں شب میں ہوتی ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "غنیۃ الطالبین" میں اس پر اعتماد کیا ہے جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے۔

اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں "مظاہر حق" میں لکھا ہے کہ اس رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی، آدم کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا، جنت میں درخت لگائے گئے، اور دعاء کا قبول ہونا تو بکثرت روایات میں وارد ہے "در منثور" کی ایک روایت میں ہے کہ اس رات میں عیسٰی علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔

"سنن بیہقی" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول دیکھتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ (کذا فی فضائل رمضان للشیخ محمد زکریا قدس سرہٗ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(رواہ البخاری ومسلم)

پندرہویں شعبان کی فضیلت کے سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ نصف شعبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق کی طرف ایک خاص توجہ فرماتے ہیں اور مشرک اور کینہ ور آدمی کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ عن معاذ بن جبل رضؓ)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں (قبائل عرب میں اس قبیلہ کی بکریاں سب سے زائد تھیں)

(رواہ البیہقی من حدیث عائشۃ ابطولہ ورواہ ابن ابی شیبہ والترمذی وابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات میں عبادت کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی کا طالب کہ میں اسے رزق دیدوں، ہے کوئی بیمار و پر کہ میں اسے آرام دیدوں اسی طرح خدا کی طرف سے طلوع فجر تک اعلان ہوتا رہتا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ والمنذری والخطیب)

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے "ماثبت بالسنہ" میں امام بیہقی کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طویل حدیث بیان کی ہے جس میں، اس رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل عبادت، طویل دعا، اللہ تعالیٰ کی کثیر مغفرت اور بہت سے گنہگاروں کی محرومی اور قبرستان مدینہ جنت البقیع میں تشریف لے جاکر آپ کا مردوں کے حق میں استغفار کرنا ذکر کیا ہے، اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس مضمون کی روایت متعدد طرق سے مروی ہے۔

(ماثبت بالسنہ صفحہ ۲۰۲)

انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا اس رات کو عبادت میں زندہ کرے تو احادیث سابقہ کے پیش نظر یہ مستحب ہے اور فضائل کے باب میں ایسی حدیثوں پر عمل ہوتا ہے اسی کے امام اوزاعی قائل ہیں۔ (ماثبت بالسنۃ ص۲۱۷)

حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے خصوصی شاگرد رشید مفتی محمد شفیع صاحب مفتیٔ اعظم ہند و پاک نے لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام و تابعین سے اس رات میں جاگنا اور عملِ مسنونہ پر عمل کرنا قابلِ اعتماد روایات سے ثابت ہوا ہے دیکھو آخر "مواہب اللدنیہ"

ابن حاج مکی تحریر فرماتے ہیں کہ سلف صالحین اس رات کی تعظیم کرتے اور اس کے لئے پہلے سے تیاریاں کرتے تھے (المدخل ص۲۴۸)

سرتاج اولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ کے یہاں بھی اس رات کی عبادت کا خصوصی اہتمام ہوتا تھا، دیکھئے "غنیۃ الطالبین"

البتہ اس رات میں نوافل، تلاوت اور ذکر کے معمولات

فہرست مضامن

مختلف مشائخ سے اپنے ذوق وحالات کے مطابق مروی ہیں، حضرت حکیم الامت تھانوی نے فرمایا کہ حسب مقدور تھوڑی تھوڑی سی مقدار میں سب عمل کرلے تو بہتر ہے جیسا کہ میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے معمول سے بھی ظاہر ہے۔

دسواں معمول

شعبان کی پندرہویں تاریخ کو نفل روزہ رکھے اگر دو روزے رکھنے کا ارادہ اور توفیق ہو تو چودہ اور پندرہ کو رکھے اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ جس کو عرفہ کہتے ہیں روزہ رکھے، لیکن اگر چاند کے اختلاف کے سبب عرفہ کے روز عید ہونے کا شک وشبہ ہو تو آٹھویں کو روزہ ادا کرلے، نویں کو نہ رکھے۔

پندرہویں شعبان اور نویں ذی الحجہ کے روزے کے فضائل

شعبان کی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

(کما رواہ ابن ماجہ والبیہقی عن علیؓ)

عرفہ نویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں کیونکہ اسی دن حاجی میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں، اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارکان حج

کی معرفت اور ذبح اسماعیلؑ کے سلسلے میں حکم خدا کی معرفت ہوئی تھی، عرفہ کا روزہ جمہور علماء کے نزدیک سنّت ہے، اور یہی مذہب مختار ہے۔ (ماثبت بالسنۃ ص۲۴۵/۱۴۶)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رواہ مسلم واللفظ لہ وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی قتادہ وابن ماجہ عن قتادۃ بن النعمان والبویعلی عن سہل بن سعد والطرانی عن ابی سعید الخدری وزید بن ارقم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دنوں کے روزے کے برابر قرار دیتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی باسناد حسن والبیہقی عن عائشہ رضہ کذا فی الترغیب)

گیارہواں معمول

ہمسایہ، پڑوسی اور رشتہ دار میل ملاپ والا جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی اور خبر کے واسطے ایک دو مرتبہ جائیں، لیکن زیادہ دیر تک وہاں نہ ٹھہریں،

دعا اور تسلی کر کے جلد واپس آجائیں، غریب و محتاج ہو تو طاقت وقدرت کے مطابق اس کی امداد کریں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو تندرستی عطا کی ہے اور مالی مدد کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے فضائل

قرآن پاک کی سورۂ لنسار آیت ۳۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو، اور حسن سلوک کرو والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ، اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس اور راہ گیروں کے ساتھ اور جو تمہاری مِلک میں ہیں ان کے ساتھ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان گذرنے لگا کہ کہیں اس کو وارث بنا دیں گے۔ (رواہ البخاری مسلم عن عائشہ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو پڑوسی

کے حقوق کیا ہیں، جب تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو، جب قرض مانگے تو قرض دو، اور جب محتاج ہو تو اس کو صدقہ دو، جب مریض ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کرو، جب اس کو اچھی چیز ملے تو مبارکباد دو۔ اور جب مصیبت پہونچے تو اس کو تسلی دو جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اور اپنے مکان کی دیوار اونچی کرکے اسکی ہوا مت روکو الاّ یہ کہ خود ہی اجازت دے، اور اپنی دیگچی کے بڑھیا کھانے کی خوشبو سے اس کو مت ستاؤ ہاں اگر اس میں سے اسے ہدیہ دیدو تو اور بات ہے اور اگر کوئی پھل خریدو تو اس کو ہدیہ بھیجو، اگر تم ایسا نہیں کرسکتے تو اس کو چپکے سے گھر میں داخل کرو۔ اور ان چیزوں کو دے کر اپنے بچوں کو باہر نہ بھیجو تاکہ پڑوس کے بچے اس کی حسرت نہ کریں۔ (اخرجہ الخرائطی والو سعید القولوی فی البریقہ شرح الطریقہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضہ)

آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص میرے اوپر کامل درجہ ایمان لانے والا نہیں جو اس حال میں پیٹ بھر کر رات گذارے کہ اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہو جبکہ وہ جانتا

بھی ہو۔ (رواہ الطبرانی والبزار)

ایک حدیث میں ہے کہ پڑوسی کا احترام ماں کے احترام کی طرح ضروری ہے بعض حدیث میں یہ بھی ہے کہ پڑوس کا حق ہر جانب سے چالیس گھروں تک ہے۔

(کذا فی البریقہ شرح الطریقۃ المحمدیہ للبرکلی)

حقوق کے اعتبار سے پڑوس تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مسلمان رشتہ دار پڑوسی، اس کے تین حقوق ہیں، ۱ حق جوار ۲ حق اسلام ۳ حق قرابت ۲ مسلمان پڑوسی، اس کے دو حق ہیں۔ ۱ حق جوار ۲ حق اسلام (۳) غیر مسلم پڑوسی اس کا ایک حق ہے، حق جوار یعنی پڑوسی ہونے کا حق۔

(رواہ الطبرانی والبزار)

آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی دنیاوی پریشانی کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کریں گے، اور جو دنیا میں کسی تنگ دست پر ادائے قرض کی آسانی پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا کریں گے، جو کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت

میں اس کی پردہ داری فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے دوسرے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہو (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں کس طرح آپ کی بیمار پرسی کر سکتا، جبکہ آپ رب العالمین ہیں، خدا تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے بیمار پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔

(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ایک اور حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی نہیں کرتا مگر یہ کہ شام تک ستر ہزار فرشتے اس پر دعا رحمت کرتے رہتے ہیں، اسی طرح شام کو بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا رحمت کرتے رہتے ہیں

اور اس شخص کے لئے جنت میں باغیچہ ہوگا۔ (رواہ الترمذی عن علی رض)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت بامید ثواب کرے تو اس کو جہنم سے ستّر سال کی مسافت کے بقدر دور رکھا جائیگا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر رض)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، افضل اور بہتر بیمار پرسی مریض کے پاس سے جلدی اٹھ جانا ہے۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

بارہواں معمول

روزہ افطار کرنے کے وقت اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ پڑھیں اور افطار کے بعد ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھا کریں

افطار کے بعد دُعا کے فضائل

یہ دونوں دعائیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ ابو داؤد عن معاذ بن زہرۃ ورواہ ابو داؤد من حدیث ابن عمر)

فہرست مضامین

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افطار کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی عن ابی ہریرۃ وعبداللہ بن عمرو بن العاص)

تیسرے درجہ کے معمولات

جو ان لوگوں کے واسطے ہیں جو عبادت اور ذکر اللہ میں زیادہ مشغول رہنا چاہتے ہیں ان کے لئے مناسب ہے کہ پچھلے ذکر کئے ہوئے دو قسم کے معمولات بھی ادا کرتے رہا کریں اور حق تعالیٰ سے امید تاثیر اور اجر اور ثواب کی رکھیں، ریا کاری اور شہرت اور ناموری سے پرہیز کریں۔

پہلا معمول ہر روز صبح کی نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو مرتبہ پڑھیں۔

نماز صبح کے بعد استغفار کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جو شخص استغفار کی پابندی کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتے ہیں اور اسے ایسے طریقہ سے روزی دیتے ہیں جس کا وہم گمان نہیں ہوتا (رواہ ابن السنی والبوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم والبیہقی عن عبداللہ بن عباس)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا اعمال نامہ اس کو خوش کردے تو چاہیئے کہ وہ استغفار کی کثرت کرے۔

(رواہ البیہقی عن الزبیرؓ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ایک سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ابن ابی شیبہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ میدان جہاد سے نکل بھاگا ہو۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی من حدیث بلال بن یسار ورواہ الحاکم عن ابن مسعودؓ)

دوسری حدیث بعد نماز فجر و عصر تین مرتبہ پڑھنے پر گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (رواہ ابن السنی فی کتابہ عن معاذ بن جبل)

دوسرا معمول صبح کی نماز کے بعد سورہ یٰسٓ شریف ظہر کے بعد

سورۂ رحمن عصر کے بعد سورۂ عم یتسائلون، مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ عشاء کے بعد سورۂ ملک یعنی تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔

سورۂ یٰسٓ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر چیز کا ایک قلب (مرکزی مقام) ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے جو شخص اس کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے پر دس ہزار مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

(رواہ الترمذی والدارمی عن انس رضؓ)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص سورۂ یٰسٓ اللہ کی رضا جوئی کے لئے پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لہٰذا اسے اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔

(رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم والبیہقی عن معقل بن یسار)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص شروع دن میں سورۂ یٰسٓ پڑھے تو شام اس کی ضرورتیں پوری کر دی جائینگی

(رواہ الدارمی عن عطا بن ابی رباح)

فہرست مضامین

دیگر چند روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ یٰسٓ اپنے پڑھنے والوں سے دنیا کی مصیبت دور کرتی ہے آخرت کے خوف سے بچاتی ہے آنے والی برائی کو ہٹاتی ہے ہر ضرورت پورا کرتی ہے۔ اس سے سرکش شیطان بھاگتے ہیں، یٰسٓ خدا کی جناب میں سفارش ہے۔ مزید فضیلتوں کے لئے دیکھئے۔ (الدر النظیم ص۱۳۲/۱۳۸)

سورۂ رحمٰن کے فضائل

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کے لئے کچھ زیب وزینت ہوا کرتی ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (رواہ البیہقی عن علی رض)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص سورۂ رحمٰن پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری پر رحم فرمائیں گے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ عالم بالا میں اس کو "ساکن الفردوس" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (کذافی الدر النظیم ص۱۴۹)

سورۂ نبأ کے فضائل

سورۂ نبا کو جو شخص حالت سفر میں پڑھے گا وہ ہر آنے والی

فہرست مضامین

مصیبت سے محفوظ رہے گا اور اس سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دیا جائیگا۔ (کذا فی الدر النظیم صفحہ ۱۵۵)

سورۂ واقعہ کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۂ واقعہ ہر رات میں پڑھا کرے۔ اس کو فاقہ نہیں پہنچ سکتا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اپنی صاحبزادیوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے، چنانچہ وہ رات میں پڑھا کرتی تھیں۔

(رواہ البیہقی عن ابن مسعود رض)

سورۂ ملک کے فضائل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک قرآن پاک میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے۔ اس سورت نے ایک آدمی کی سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت سورۂ ملک ہے۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم، وقال صحیح الاسناد، عن ابی ہریرۃ رض)

ایک شخص کے پاس قبر میں عذاب کے فرشتے آئے وہ بڑا گنہگار تھا لیکن اس سورہ منجیہ کو پڑھا کرتا تھا (اس سورہ کا نام منجیہ بھی ہے یعنی عذاب سے نجات دلانے والی) چنانچہ اس سورت نے اپنے بازو اس پر پھیلا دیئے، اور اس نے سفارش کی، اے رب اس کو بخش دے کیونکہ یہ اکثر مجھ کو پڑھا کرتا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کی سفارش قبول کر لی، اور فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دو اور جنت میں درجہ بلند کرو۔

یہ سورہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، اور اللہ سے یوں کہے گی کہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول کر، اور میں تیری کتاب میں نہیں تو پھر اس سے مجھے محو کر دے. (بعض روایتوں میں ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اس کی ناز برداری کرتے ہیں. کہیں گے غَضِبْتِ عَلَىَّ تو تو میرے اوپر سخت ناراض ہو گئی سورت کہے گی مجھے اس کا حق ہے (ابن کثیر) یہ سورہ پرندہ کی طرح اپنے بازو پھیلا دے گی اور اس کے لئے سفارش کرے گی.

اور عذاب قبر روک دے گی۔

(رواہ الخطیب من خالد بن معدان، فی مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پاؤں کی طرف سے عذاب قبر آئے گا تو سورۂ ملک کہے گی تمہارا میرے اوپر کوئی بس نہیں چلے گا۔ لَیْسَ لَکُمْ عَلٰی مَا قِبَلِیْ سَبِیْلٌ، سینہ اور پیٹ کی طرف آئے گا تو یہی کہے گی، سر کی طرف آئے گا تو یہی کہے گی، یہی سورت ہے جس کا نام "مانعہ" ہے یہ عذاب کو روک دیتی ہے اور تورات میں اس کا نام سورۃ الملک ہے۔ (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)

نسائی کی روایت میں مختصراً یہ آیا ہے کہ جو شخص سورۂ ملک ہر رات کو پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس سورہ کے پڑھنے کی وجہ عذاب قبر ہٹا دیں گے، ہم لوگ عہد رسالت میں اس کو "مانعہ" کے نام سے پکارتے تھے، جو شخص اس کو ہر رات میں پڑھے گا وہ خیر میں بہت زیادہ بڑھا ہوا اور انجام کار میں مبارک اور خوش گوار ہو گا۔ (کذا فی الترغیب للمنذری)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے

یہ بات محبوب ہے کہ سورۂ ملک ہر مومن کے دل میں ہو۔

(رواہ الحاکم عن ابن عباس)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ ملک نہیں پڑھ لیتے تھے سوتے نہیں تھے۔

(رواہ الترمذی، احمد والدارمی عن جابرؓ)

تیسرا معمول صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے کے دس منٹ بعد جس روز فرصت ہو نفل پڑھیں، اپنی فرصت اور شوق کے مطابق کبھی دو پڑھا کریں، کبھی چار پڑھ لیا کریں، آفتاب نکلنے کے بعد بہت جلد دس منٹ گذرنے سے پہلے نوافل پڑھنا بہت مکروہ ہے، اس قدر جلد مکروہ وقت میں پڑھنے سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے۔

نمازِ اشراق کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جائے، یہاں تک کہ طلوع آفتاب کے بعد دو رکعتیں پڑھ لے تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (رواہ الترمذی وابن ابی الدنیا عن انسؓ)

دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(رواہ احمد وابوداؤ عن سہل بن معاذ)

اسی حدیث میں ایک دوسری روایت کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اللہ کا ذکر آفتاب نکلنے تک کرلے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

(رواہ ابو یعلی الموصلی عن سہل بن معاذ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر اللہ کرتا رہے پھر دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھے تو اس کے بدن کی کھال کو جہنم کی آگ چھو بھی نہیں سکتی۔

(رواہ البیہقی عن ابی امامہؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھ جائے اور دنیا کی لغویات کا چرچا نہ کرے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ (آفتاب طلوع ہو جائے تب) چار رکعتیں صلوۃ الضحیٰ کی پڑھ لے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسا نکل جائے گا جیسے

ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن اس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ (رواہ ابویعلی عن عائشہ)

صحاح ستہ کی احادیث متواترہ میں طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کو شدت کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو چار زانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا جیسا کہ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا (یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے) سے ظاہر ہے

(رواہ مسلم، وابوداؤد والترمذی والنسائی)

اس حدیث میں جو "اچھی طرح طلوع" ہو جانے کا ذکر ہے اسی کا ایک اندازہ دس منٹ سے لگایا گیا ہے۔

اور یہ جو فرمایا گیا کہ "اس قدر جلد مکروہ وقت میں پڑھنے سے نہ پڑھنا بہتر ہے" تو اس کی وجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ لوگ صلوٰۃ ضحیٰ طلوع آفتاب کے وقت پڑھ رہے ہیں تو فرمایا گیا کہ لوگ اس نماز کو اس وقت تک کیوں نہیں چھوڑ دیتے یہاں تک

کہ سورج ایک یا دو نیزوں کے برابر ہو جائے تب پڑھیں۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ص۴۰۸ ج۲)

چوتھا معمول مغرب کی نماز کے بعد دو سنت مؤکدہ ہیں ان کے بعد چار رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھا کریں، دل چاہے ایک سلام سے چاہے دو سلام سے، ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں، نفل کی نیت کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، جس روز دل کی رغبت اور شوق زیادہ ہو چھ رکعت پڑھے ورنہ چار پڑھنے سے بھی صلوٰۃ الاوابین ادا ہو جاتی ہے۔

نماز اوابین کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی واہیات گفتگو نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ہریرۃ رض)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے چھ رکعتیں پڑھے تو اس کے پچاس برس کے

فہرست مضامین

گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(اخرجہ ابن نصر عن ابن عمرؓ ذکرہ فی شروح الاربعہ للترمذی)

حضرت عمار بن یاسرؓ کی حدیث میں سمندر کے جھاگ کی مانند گناہوں کی معافی کا ذکر ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن حبان و ابن مندہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو اس کی یہ نماز علیین میں بلند کر دی جائے گی، (یعنی اس کو جنت کے اعلا مقام پر لے جائے گی) اور اس کو اس شخص جیسی فضیلت حاصل ہوگی جو مسجد اقصیٰ کے اندر شب قدر کو پالے اور اس کی یہ نماز نصف شب تک عبادت کرنے سے بہتر ہوگی۔ (رواہ الدیلمی عن ابن عباسؓ)

پانچواں معمول! شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ روزے رکھا کرے دل چاہے برابر رکھتا چلا جائے چاہے ایک ایک دو دو متفرق کر کے رکھے، ماہ شوال میں پورے ہو جائیں اگر ناطاقتی اور تکلیف ہو تو نہ رکھے کچھ ضروری نہیں ہیں۔

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ ثواب میں اس شخص جیسا ہوگا جس نے تمام سال روزے رکھے ہوں۔

(رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ایوبؓ)

روایت میں ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے اس دن جیسا پاک ہوکر نکلے گا، جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرؓ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوال کے چھ روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہیں کیونکہ ایک نیکی پر دس نیکیاں ملتی ہیں، جیساکہ قرآن پاک میں ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا، (جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا اجر ملتا ہے) اور روزۂ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر

فہرست مضامین

ہوئے۔ (رواہ النسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلعم ورواہ احمد والبزار والطبرانی من حدیث جابر بن عبداللہ)

چھٹا معمول ہر مہینے میں، کبھی جمعرات کو کبھی پیر کے دن نفل روزہ رکھ لیا کرے۔

پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن کے روزوں کے بارے میں گاؤں کے رہنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا، اسی دن مجھے نبوت ملی اور مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (رواہ مسلم واحمد والطبرانی عن ابی قتادۃ رض) اور اسی دن میں نے ہجرت کی (رواہ ابن عساکر عن مکحول ورواہ زنجویہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار ان روزوں کو ترک کرنا نہیں چاہیئے۔ (رواہ ابن عساکر)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے روزوں کی فکر و جستجو رکھتے تھے۔

(رواہ الترمذی عن عائشہ رض)

فہرست مضامین

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندوں کے اعمال (جناب باری تعالیٰ میں) پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں اسی لئے مجھے پسند ہے کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضہ)

ساتواں معمول

رات کو جس وقت آنکھ کھل جائے وضو کر کے دو رکعت چار رکعت چھ رکعت جس قدر طاقت اور فرصت ہو دل کی رغبت ہو پڑھ لیا کریں تہجد کا ثواب مل جائے گا، خصوصاً رمضان المبارک میں زیادہ خیال رکھا کریں، تہجد کے لئے کوئی خاص سورتیں نہیں جس جگہ سے یاد ہو اور دل چاہے پڑھ لیا کریں۔

نماز تہجد کی فضیلت

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھ لیا کرو، جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے، کیا عجب کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے
(قرآن مجید سورۃ الاسراء ع ۹)

"مقام محمود" مقام شفاعت کبریٰ ہے جس پر قیامت کے دن

فائز ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بخشش کرائیں گے۔

(رواہ ابن کثیر واحمد عن ابی ہریرہ وابن جریر عن ابن عباس وحسن رضی)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

بے شک پرہیز گار لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے اور اپنے رب کی عطا کردہ نعمتیں لے رہے ہوں گے (اس بات پر کہ) بے شک یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوں کار تھے، رات کو (تہجد پڑھنے کی وجہ سے) بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔ (سورہ ذریت آیت ۱۴ تا ۱۸)

تہجد کی فضیلت میں بہت سی احادیث ہیں یہاں چند احادیث کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، تہجد ہے۔

(رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ فی صحیحہ)

حضرت عبداللہ بن سلام جو توراۃ کے زبردست عالم تھے مدینہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چہرۂ انور دیکھ کر یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، آپ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے

فهرست مضامین

سب سے پہلا کلام جو آپ کی زبان مبارک سے سنا وہ یہ تھا، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ۔ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ۔ اے لوگو سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داریوں کو جوڑو، اور رات میں تہجد کی نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جنت میں ایک محل ہے جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہو گا ابو مالک اشعری رضؓ نے پوچھا، یہ کس کو ملے گا. اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. فرمایا، اسکو جو شیریں کلام ہو اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہو اور نماز تہجد میں کھڑے ہوئے رات گذارتا ہو جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

(رواہ الطبرانی باسناد حسن والحاکم عن عبد اللہ بن عمرو وقال صحیح علی شرطہما)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر سے جوڑا اور نیچے سے

فہرست مضامین

سونے کا گھوڑا نکلے گا، اس کی زین اور لگام موتی اور یاقوت کے ہوں گے، وہ نہ تو لید کرے گا نہ پیشاب اس کے کئی پر ہوں گے۔ حد نظر پر اس کے قدم پڑیں گے پھر اہل جنت اس پر سوار ہوں گے تو وہ ان کو لے کر اڑے گا جہاں جانا چاہیں گے یہ شان دیکھ کر ان سے نیچے درجے والے جنتی کہیں گے، اے رب تیرے بندے اس مرتبہ پر کیونکر پہونچے تو ان سے کہا کہا جائے گا کہ یہ لوگ رات میں نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور تم لوگ سوتے رہتے تھے، یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے پیتے تھے، یہ خرچ کرتے تھے اور تم بخیلی کرتے تھے یہ جان کی بازی لگاتے تھے اور تم بزدل بنے رہتے تھے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن علی رض)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن ایک ہی میدان میں جمع ہو گے، ایک اعلان کرنے والا فرشتہ کہے گا، وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے تھے (یعنی تہجد پڑھتے تھے) بس وہ لوگ اٹھیں گے تعداد میں تھوڑے ہوں گے اور بغیر

حساب وکتاب جنّت میں داخل ہوں گے پھر اس کے بعد تمام لوگوں کو حساب وکتاب دینے کا حکم ہو گا۔

(رواہ البیہقی، کذافی الترغیب)

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی رات میں نماز (تہجد) زیادہ ہو گی اس کا چہرہ دن میں زیادہ حسین ہو گا۔ (رواہ ابن ماجہ وابن السنی عن جابر رض)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تہجد ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ تمہارے سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، اور تمہارے رب سے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔ (رواہ الترمذی عن ابی الدنیا وابن خزیمہ والحاکم عن ابی امامہ الباہلی وقال الحاکم صحیح علی شرط البخاری)

دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ بدن سے بیماری کو دور کرنے والی ہے۔

(رواہ الطبرانی عن سلمان الفارسی والترمذی عن بلال رض)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص رات کو اٹھے

اور اپنی گھر والی کو بیدار کرے اور دونوں نماز (تہجد) کی دو رکعتیں پڑھیں تو ان دونوں کو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھا جائیگا۔ (رواہ النسائی وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرہ وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین)

ایک اور حدیث میں خوش نصیبوں کا ذکر ہے جن کے تین انعامات ہیں ۱ خدا ان سے محبت کرتا ہے ۲ ان کے سامنے ہنستا ہے ۳ ان سے خوش ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کی خوبصورت بیوی ہو عمدہ نرم بستر ہو اور وہ ان کو چھوڑ کر رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھے اس کے بارے میں خدا خود فرمائے گا کہ اس نے اپنی خواہش چھوڑ دی اور میرا ذکر کیا حالانکہ اگر یہ چاہتا تو سو جاتا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن عن ابی الدرداء رض)

اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا؟ میرے بندے کو اس کام (تہجد پڑھنے پر کس چیز نے آمادہ کیا فرشتے عرض کریں گے، اے رب آپ کے پاس کی چیز (جنت ونعمت) کی امید نے اور آپ کے پاس کی چیز

فہرست مضامین

(دوزخ وعذاب) کے خوف سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تحقیق میں نے ان کو وہ چیز عطا کردی جس کی امید کی تھی اور اس چیز سے محفوظ کردیا جس سے وہ ڈرتے تھے۔

(رواہ احمد والویعلی وابن حبان والطبرانی عن ابن مسعود رض)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں ان کے لئے خدا نے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گذرا ان نعمتوں کو مقرب فرشتے اور نبی مرسل بھی نہیں جانتے۔

(رواہ الحاکم وصححہ کذافی الترغیب)

استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم میں دن میں ستّر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ سَو سَو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط

(معارف الحدیث۔ مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی ایسا نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطا یا لغزش سرزد نہ ہو) اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جو بندہ (گناہ کر کے) استغفار کرے (یعنی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) پھر وہ اگر دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ واستغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائیگا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ وہ یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابوداؤد)

استغفار کی برکات۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑ لے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے)

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرماوے گا۔ اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا۔ جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہوگا۔

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنیوالے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، اے میرے مالک! مجھ سے گناہ ہوگیا، مجھے معاف فرما دے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا، اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا، پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ میرے مالک! مجھ سے گناہ ہوگیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے، تو اللہ

تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ و قصور معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا۔ اسکے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور کسی وقت پھر کوئی گناہ کر بیٹھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! اے میرے مالک و مولیٰ! مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے! تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اب جو اس کا جی چاہے کرے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

مرنے والوں کیلئے سب سے بہتر تحفہ استغفار (دعائے مغفرت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اس کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لیے چیخ و پکار کر رہا ہو۔ وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی بہن یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت و مغفرت کا تحفہ پہنچے۔

جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا ومافیہا سے زیادہ عزیز ومحبوب ہوتا ہے۔ اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جاسکتی ہے۔ اور مردوں کے لئے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجے اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔

(مسند احمد، معارف الحدیث)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ عام مومنین ومومنات کے لئے ہر روز (۲۵ یا ۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی

دعاء کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔

(اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔)

ترجمہ۔ اے اللہ تمام مؤمنین اور مؤمنات اور تمام مسلمین و مسلمات کی بخشش فرما جو ان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی)

(حصن حصین)

سیّد الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

ترجمہ۔ اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کیئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ بلاشبہ جنّت میں جائے گا۔ اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنّت میں جائے گا۔

(صحیح بخاری، معارف الحدیث)

تشریح۔ اس استغفار کی اس غیر معمولی فضیلت کا راز بظاہر یہی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبدیت کی روح بھری ہوئی ہے۔

صلوٰۃ استغفار

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق وصدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے. جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ الآیۃ ۔ (معارف الحدیث. جامع ترمذی)

صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا۔

اے عباس، اے میرے چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں ؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں ؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں۔ وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا

(۱) اگلے بھی اور (۲) پچھلے بھی (۳) پرانے بھی اور (۴) نئے بھی (۵) بھول چوک سے ہونے والے بھی اور (۶) دانستہ ہونے والے بھی (۷) صغیرہ بھی اور (۸) کبیرہ بھی (۹) ڈھکے چھپے اور۔ (۱۰) علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں

سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرارت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیحات کے بعد یہ کلمہ دس دفعہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں پہلی اور دوسری رکعت میں بغیر تکبیر کہے قیام کے لئے کھڑے ہوجائیں۔ چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں کلمہ پچھتر مرتبہ کہیں۔

(میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں تو ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھ لیں۔ (سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

دعوات کبیر للبیہقی، معارف الحدیث)

نماز استخارہ

(۱) **مسئلہ:-** جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمانی نہ ہوگی۔ ردالمحتار جلد ا صفحہ ۱۸۷)

(۲) **مسئلہ:-** استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دِل لگا کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ

وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنَّ
هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ
الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ ط۔

ترجمہ ۔ اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا ہے) تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اس پر مجھے راضی فرما۔

اور جب "ھٰذا الامر" پر پہنچے (جس لفظ پر لکیر بنی ہے) تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کا استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو

سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے۔ (الدر المختار، ج ۱ ص ۴۱۸)

(۳) **مسئلہ**:۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردّد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی۔ (الدر المختار ج ۱ ص ۴۱۸)

(۴) **مسئلہ**:۔ اگر حج فرض کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔ (صحیح بخاری۔ الدر المختار ج ۱ ص ۴۱۸ معارف الحدیث)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو۔ اللہ تعالےٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو، کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو۔ یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو۔ بہرصورت) اس کو چاہیئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو

کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور اس کے نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ج اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (معارف الحدیث، رواہ الترمذی، وابن ماجہ)

ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں۔ اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری

کئے بغیر نہ چھوڑ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل معمول تھا اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہوجاتے۔

(سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

نماز کسوف

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گہن میں آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے آپ کو ڈر ہو کہ اب قیامت آجائے گی۔ پھر آپ مسجد آئے اور آپ نے نہایت طویل رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ کو ایسی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اس کے بعد آپ نے فرمایا، (کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی) یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور فکر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعا، اور

استغفار کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز استسقاء

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قبلہ رُو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپؐ نے قبلہ کی طرف اپنا رُخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔

برادرانِ اہلِ اسلام و دینداران طالبِ آخرت و نیک فرجام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ عہد نامہ جو آج کل نہایت ہی مشہور و مروّج ہے اور ہزاروں دفعہ مطابع میں چھپتا رہتا ہے ایک نہایت متبرک اور جائع دُعا ہے۔ جس قدر اس کی تعریف کی جائے بجائے کتب اسلامیہ معتبرہ میں بھی اُس کا ذکر ہے اور ہمیشہ سے اہل علم و دین اُس کو پسند فرماتے رہتے ہیں اور چونکہ وہ الفاظ حدیثِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اس لئے اُس کی فضیلت و برکت کو بلا انکار سب مانتے ہیں۔

لیکن اس کے شروع میں بے شمار ثواب اور فضیلت وغیرہ کی نسبت اردو میں لکھا جاتا ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسا ایسا فرمایا ہے اور حضرت جابرؓ اور خاتون جنّت اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم وغیرہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا ہے یہ باتیں صحیح اور معتبر نہیں ہیں اور ان پر یقین رکھنا جائز نہیں ہے اور اہل عقل و دین خوب جانتے ہیں کہ بات وہی اچھی ہوتی ہے جو صاف صاف شریعت میں جائز و معتبر ہو۔ لہٰذا بہ نیّتِ ثواب و خیر خواہی دینداراں بندہ خاکسار فقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہٗ نے اِس عہد نامہ کو ایسے فضائل اور ثواب لکھ کر جو شریعت میں معتبر اور علمائے حقانی کے نزدیک صحیح ہیں جدید طرز پر ترتیب دیا۔

دعائے عہد نامہ بالکل بجنسہٖ وہی ہے جو مروّج اور مشہور عہد نامہ میں ہوتی ہے البتہ بار بار چھپنے میں جو ایسی غلطیاں ہوگئی تھیں جن کی طرف کسی کو خیال نہیں ہوتا ان کو معتبر کتابوں کے مطابق صحیح کر دیا ہے اور ترجمہ کو کسی قدر عام فہم بنا دیا ہے۔ امید ہے کہ طالبانِ ثواب اس کو پڑھ کر ثواب و اجر آخرت حاصل فرمائیں گے۔

فضیلت اور ثواب اور طریقہ پڑھنے عہد نامہ مکرم و معظم کا

جو شخص صدق دل سے اس عہد نامہ کو پڑھے انشاء اللہ ضرور

بالضرور جنت میں داخل ہو اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کو نصیب ہو۔ اس کے پڑھنے والے پر انشاء اللہ جواب منکر و نکیر کا آسان ہو اور قبر کا عذاب اُس سے دور کیا جائے۔ امید ہے ذات پاک پروردگار سے کہ اس عہد نامہ کے ہمیشہ حضور دل سے پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔ اور اس کے واسطے مکان موتی کے اور مسند بچھی ہوئی اور اونچے تخت تیار ہوں گے اور جا بجا نرم تکیے اور ہر طرح کی نعمتیں موجود ہوں گی۔ اور زوجہ اُس کو حوران بہشتی میں سے ملیں گی ستر بلکہ جس قدر وہ چاہے۔

اور جو شخص اِس عہد نامہ کو مکان میں رکھے جنات وشیاطین اور بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر ایک ایک قطرہ شہد ڈال کر کسی بیمار کو پلاوے تو صحت پاوے مرض سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

طریقہ:۔ اِس کے پڑھنے کا مناسب اور مفید یہ ہے کہ صبح کی نماز سے فراغت پانے کے بعد اور جو کچھ وظیفہ معمولی پڑھا کرتا ہے اُس کے ختم ہونے کے بعد باوضو قبلہ رُو بیٹھ کر اوّل تین مرتبہ

درود شریف اُس کے بعد دل کو خوب جمع کر کے نہایت صحیح طور سے ایک مرتبہ اس دعائے عہد نامہ کو پڑھے اور اگر تین مرتبہ پڑھے تو بہتر ہے بعد ازاں تین مرتبہ پھر درود شریف پڑھے اور ختم کردے اور چاہیئے کہ ترجمہ کو بھی غور سے دیکھا کرے اور سمجھے کہ کیا معنی ہوتے ہیں. بہتر یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھا کرے ورنہ جب کبھی فرصت اور موقع ہو اِس عہد نامہ کو پڑھا کرے۔ اور مناسب یہ ہے کہ عہد نامہ کو یاد کر کے کسی عالم یا واقف کو سنا دے اِس کے بعد پڑھنا شروع کرے تاکہ غلط پڑھ کر ثواب سے محروم نہ رہے۔

دُعائے عہد نامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عَالِمَ الۡغَیۡبِ

اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ

وَالشَّھَادَۃِ وَھُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ

اور ظاہر کے تو ہی رحم کرنیوالا بڑا مہربان اے اللہ میرے

اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِاَنِّیْ
تحقیق میں عہد کرتا ہوں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں ساتھ اس کے کہ تحقیق میں
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ
گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے ایک بھی نہیں ہے کوئی شریک
لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
تیرا اور گواہ ہوں میں کہ محمد نبی بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہیں
فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی
پس مت سونپ تو مجھ کو میری طرف کیونکہ اگر تو مجھ کو میری طرف سونپ دیگا تو
نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ ؕ
مجھ کو برائی سے قریب کر دے گا اور بھلائی سے دور کر دے گا
وَاِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ
اور تحقیق میں بھروسہ نہیں رکھتا مگر تیری رحمت پر پس تو بھی میرے لئے اپنی طرف سے ایک
عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
ایک عہد کر دے جسکو مجھے قیامت کے دن پورا کرے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا
الْمِيْعَادَ ؕ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وعدہ کو اور خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہو بہترین مخلوق خدا یعنی حضرت محمد پر

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞
اور آپؐ کی اولاد اور دوستوں پر سب پر تیری رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان

(یہاں تک عہدنامہ ختم ہوگیا۔)

اب اس کے بعد حدیث شریف سے ایک متبرک کلمہ کی فضیلت اور ثواب لکھا جاتا ہے۔ حدیث شریف کی نہایت معتبر کتاب ابوداؤد اور ابن ماجہ شریف میں روایت ہے کہ حضرت عیاش رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کلمہ کو صبح کے وقت پڑھے اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں گی۔ اور دس گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹادئے جائیں گے۔ اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے۔ اور شام تک شیطان کی بدی سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت پڑھے تو بھی اسی قدر ثواب ہوگا جو ابھی بیان کیا گیا اور صبح تک شیطان کے مکروفریب سے محفوظ رہے گا۔

حضرت ابو عیاشؓ سے ذکر سننے کے بعد ایک ولی اللہ خدا کے مقبول بزرگ کو خواب میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب

ہوئی انھوں نے عرض کیا کہ ابو عیاش کہتے ہیں کہ حضور نے فلاں کلمہ کا اس قدر ثواب بیان فرمایا ہے۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوعیاس سچ کہتے ہیں۔

اے مسلمانو اِس دُعا کو جان ودل سے یاد کرو اور فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ پڑھا کرو۔ دعا یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

تعویذ:۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی تعویذ بتلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ۔ یہ دعا حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی شریف میں ہے۔ فقط

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡهُ بِهَا

اسمائے حسنیٰ کے یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے دخولِ جنت کی بشارت آئی ہے۔ اور ان کے توسّل سے دعا مانگنا موجبِ قبولیت ہے حدیث شریف کی سب سے بڑی کتاب بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی یاد رکھے گا ان کو جنت میں داخل ہوگا

دیندار مسلمانوں کے پڑھنے اور یاد کرنے کے لئے لکھے جاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد ان اسمائے مبارک کو تین مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اور زبانی یاد کرلیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَسۡمَآءُ اللّٰهِ الۡحُسۡنٰی

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	
وہ اللہ ایسا ہے کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں اسکے سوا	

الرَّحْمٰنُ ٢	الرَّحِيْمُ ٣	اَلْمَلِكُ ٤	الْقُدُّوْسُ ٥	السَّلَامُ ٦
بہت مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ	پاک ذات	سلامتی والا
الْمُؤْمِنُ ٧	الْمُهَيْمِنُ ٨	الْعَزِيْزُ ٩	الْجَبَّارُ ١٠	الْمُتَكَبِّرُ ١١
امن دینے والا	پناہ دینے والا	غالب	زبردست	بڑائی والا
الْخَالِقُ ١٢	الْبَارِئُ ١٣	الْمُصَوِّرُ ١٤	الْغَفَّارُ ١٥	الْقَهَّارُ ١٦
بنانے والا	پیدا کرنے والا	صورت بنانیوالا	بخشنے والا	دباؤ والا
الْوَهَّابُ ١٧	الرَّزَّاقُ ١٨	الْفَتَّاحُ ١٩	الْعَلِيْمُ ٢٠	الْقَابِضُ ٢١
بہت دینے والا	روزی دینے والا	کھولنے والا	جاننے والا	تنگ کرنے والا
الْبَاسِطُ ٢٢	الْخَافِضُ ٢٣	الرَّافِعُ ٢٤	الْمُعِزُّ ٢٥	الْمُذِلُّ ٢٦
کشادہ کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا	ذلیل کرنے والا
السَّمِيْعُ ٢٧	الْبَصِيْرُ ٢٨	الْحَكَمُ ٢٩	الْعَدْلُ ٣٠	اللَّطِيْفُ ٣١
سننے والا	دیکھنے والا	فیصلہ کرنیوالا	انصاف کرنیوالا	بھید جاننے والا
الْخَبِيْرُ ٣٢	الْحَلِيْمُ ٣٣	الْعَظِيْمُ ٣٤	الْغَفُوْرُ ٣٥	الشَّكُوْرُ ٣٦
خبردار	تحمل والا	عظمت والا	بخشنے والا	قدردان
الْعَلِيُّ ٣٧	الْكَبِيْرُ ٣٨	الْحَفِيْظُ ٣٩	الْمُقِيْتُ ٤٠	الْحَسِيْبُ ٤١
بلندی والا	بڑائی والا	حفاظت کرنیوالا	روزی پہنچانیوالا	کفایت کرنیوالا

الْجَلِیْلُ ۴۲	اَلْکَرِیْمُ ۴۳	الرَّقِیْبُ ۴۴	الْمُجِیْبُ ۴۵	الْوَاسِعُ ۴۶
بزرگی والا	عزت والا	نگہبان	قبول کرنیوالا	کشائش والا
الْحَکِیْمُ ۴۷	الْوَدُوْدُ ۴۸	الْمَجِیْدُ ۴۹	الْبَاعِثُ ۵۰	الشَّہِیْدُ ۵۱
حکمت والا	محبت کرنیوالا	بڑی شان والا	اٹھانے والا	حاضر
الْحَقُّ ۵۲	الْوَکِیْلُ ۵۳	الْقَوِیُّ ۵۴	الْمَتِیْنُ ۵۵	الْوَلِیُّ ۵۶
سچا مالک	کام بنانے والا	زور آور	قوت والا	حمایت کرنیوالا
الْحَمِیْدُ ۵۷	الْمُحْصِیْ ۵۸	الْمُبْدِیُٔ ۵۹	الْمُعِیْدُ ۶۰	الْمُحْیِیْ ۶۱
خوبیوں والا	گننے والا	پہلی بار کرنیوالا	دوسری بار کرنیوالا	جلانے والا
الْمُمِیْتُ ۶۲	الْحَیُّ ۶۳	الْقَیُّوْمُ ۶۴	الْوَاجِدُ ۶۵	الْمَاجِدُ ۶۶
مارنے والا	زندہ	سب کا تھامنے والا	پانے والا	عزت والا
الْوَاحِدُ ۶۷	الصَّمَدُ ۶۸	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ ۶۹	الْمُقَدِّمُ ۷۱
اکیلا	بے احتیاج	قدرت والا	مقدور والا	آگے کرنیوالا
الْمُؤَخِّرُ ۷۲	الْاَوَّلُ ۷۳	الْآخِرُ ۷۴	الظَّاہِرُ ۷۵	الْبَاطِنُ ۷۶
پیچھے کرنے والا	سب سے پہلے	سب سے پیچھے	ظاہر	چھپا
الْوَالِیُ ۷۷	الْمُتَعَالِیُ ۷۸	الْبَرُّ ۷۹	التَّوَّابُ ۸۰	الْمُنْتَقِمُ ۸۱
مالک	پاک صفتوں والا	احسان کرنیوالا	رجوع کرنیوالا	بدلہ لینے والا

العفوّ ۸۲	الرّؤف ۸۳	مالک الملک ۸۴	ذوالجلال والاکرام ۸۵	
معاف کرنیوالا	نرمی کرنیوالا	ملک کا مالک	صاحب عزت کا اور بخشش کا	
المقسط ۸۶	الجامع ۸۷	الغنی ۸۸	المغنی ۸۹	
انصاف کرنے والا	اکٹھا کرنیوالا	بے پرواہ	بے پروا کرنیوالا	
المانع ۹۰	الضّارّ ۹۱	النّافع ۹۲	النّور ۹۳	الهادی ۹۴
روکنے والا	نقصان پہنچانیوالا	نفع پہنچانیوالا	روشن کرنیوالا	ہدایت کرنے والا
البدیع ۹۵	الباقی ۹۶	الوارث ۹۷	الرّشید ۹۸	الصّبور ۹۹
نئی طرح پیدا کرنیوالا	باقی رہنے والا	سب کا وارث	نیک راہ بتانیوالا	صبر کرنے والا

منظوم نود و نہ نام باری تعالیٰ عزاسمہ

از حضرت عارف باللہ میانجی عبداللہ شاہ صاحب عرف میانجی منّا شاہ صاحب قدس سرہ

مؤسس دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ہو اللہ والرحیم و قدیم — حق و رحمٰن والحکیم و کریم

مالک و مومن و عزیز و غفور — خالق و نافع و عظیم و شکور

متکبّر مصوّر و غفّار — الحمید و مہیمن و قہّار

عدل و قدوس واجد و ماجد — حیّ و قیوم قادر و واحد

رافع و مانع رقیب و مجیب — واسع و منتقم مقیت و حسیب
مالک الملک و اللطیف و خبیر — باسط و مقسط و سمیع و بصیر
خالق باریٔ و صمد وہّاب — برّ و جبّار مقتدر توّاب
رب و رازق و مخفی و مانع — ضارّ و فتّاح مبدیٔ و جامع
ظاہر و باطن و معزّ و علیم — حافظ و قابض و رؤف و حلیم
باعث و محی و ممیت و ولی — اول و آخر و کبیر و علی
ہادی و منعم و معین و معید — وارث و باقی و غنی و مجید
الحفیظ و قوی بدیع و جلیل — الوجود و متین ورم و وکیل
ہم مقدّم موخر ست و رشید — متعالی رؤف منیر و شہید
الصّبور و محیط باز سلام — والی ذوالجلال والاکرام

ختم کردم من ایں نود و نہ نام
بر نبی و آل باد سلام

نود و نہ نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت میاں جی منا شاہ صاحب موصوفؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و احمد و محمود و حامد و ماحی — سراج و قاسم و مقصود خاتم و داعی

رسول و ہادی و مہدی و مہتدی و بشیر	نبی و مطہر و طاہر و مجتبیٰ و نذیر
خلیل و طٰہٰ و یٰسین و مزمّل و حافظ	شہید و حجت و برہان مہلل و واعظ
بیان و حاشر و قائم مدثر و عاقب	کلیم و صادق و عادل و مصدق و صاحب
منیر و نور و منور مبین و جوّاد و غنی	امین قریشی و مکی و ہاشمی مدنی
حبیب و طیب و فتّاح و متقی و شکور	منیب اول متوسط و آخر و مذکور
امام و والی عربی و ابطحی سابق	شفاء و رحمت و شافع و مشفع و ناطق
عزیز و مقتصد و مصطفےٰ رؤف و رحیم	مذکر و آمر و ناہی و محرم ست کریم
فصیح و ظاہر و باطن رشید و حق و خطیب	مطیع و ناصر و مختار ہم رقیب و قریب

حریص و بارّ و مطیّب صفی حکیم و علیم
مبین علیم و علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم

بعض وہ دعائیں جن کی احادیث میں بہت فضیلت اور ثواب ہے لکھی جاتی ہیں۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں اور خدا تعالیٰ کو بہت محبوب اور پیارے ہیں وہ دو کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ؕ

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سو مرتبہ پڑھے معاف کئے جائیں گے اُس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں یعنی بے شمار ہوں۔

ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادائے قرض کے لیے یہ دعا پڑھے اگر قرض پہاڑ کی برابر بھی ہوگا تب بھی ادا ہو جائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَاَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی مصیبت اور غم میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو مرتبہ کہا کرتے تھے۔ رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الۡغَفُوۡرُ ۝۔

اور ترمذی شریف میں حدیث ہے جس نے کہا، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ؕ وہ بخشا گیا اگرچہ لشکر سے بھاگا ہو۔

روایت ہے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے تو کوئی اس کو منع کرنے والا نہیں بہشت میں داخل ہونے سے سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص پڑھے اس کو سوتے وقت امن میں رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گھر کو اور اُسکے ہمسایہ کے گھر کو۔ (مشکوٰۃ شریف)

مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتّوں کے درخت کے پاس سے گذرے اور اُس کی شاخوں پر اپنی لاٹھی ماری پس پتّے جھڑے فرمایا بے شک اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ بندے کے گناہوں کے گناہوں کو اِسی طرح جھاڑتا ہے جس طرح اس درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

بخاری شریف میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس دعا یعنی

سیدالاستغفار کو دن میں پڑھ لے اور مر جاوے تو یقیناً جنّتی ہے۔ اور اگر رات کو پڑھ لے اور مر جاوے تو یقیناً جنّتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اور ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا یونس علیہ السّلام کی جب پکارا اُنھوں نے اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

نہیں دُعا کرتا ساتھ اِس کے کوئی مسلمان کسی حاجت میں مگر قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِلدُّعَاءِ وَاسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ